ایاتها ۴۴ (۷۰) سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ (۷۹) رکوعاتها ۲

سورۃ المعارج مکی ہے اور اس میں چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍۙ ﴿۱﴾

(۱) ایک مانگنے والے نے (جلدی کر کے) عذاب مانگا،

لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌۙ ﴿۲﴾

(۲) جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے، اس کو کوئی دفع کرنے والا نہیں۔

مِّنَ اللّٰهِ ذِى الْمَعَارِجِؕ ﴿۳﴾

(۳) جو اللہ کی طرف سے ہوگا جو ذی المعارج (یعنی بڑے درجوں والا) ہے۔

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍۚ ﴿۴﴾

(۴) ملائکہ اور روح اس کی طرف ایک ایسے دن میں چڑھ جائیں گے جس کا اندازہ ایک ہزار سال ہے۔

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴿۵﴾

(۵) تو (اے نبیؐ، ان کے جھٹلانے پر) صبرِ جمیل کیجئے!

اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًاۙ ﴿۶﴾

(۶) یہ لوگ اسے بعید (از قیاس) سمجھتے ہیں۔

وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًاؕ ﴿۷﴾

(۷) اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں۔

يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِۙ ﴿۸﴾

(۸) جس روز کہ آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح سرخ ہو جائے گا۔

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِۙ ﴿۹﴾

(۹) اور پہاڑ رنگ برنگ کی (دھنکی ہوئی) اُون کی طرح ہو جائیں گے۔

وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًاۚۖ ﴿۱۰﴾

(۱۰) اور کوئی جگری دوست اپنے جگری دوست کو نہ پوچھے گا۔

يُّبَصَّرُوْنَهُمْؕ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِىْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۢ بِبَنِيْهِۙ ﴿۱۱﴾

(۱۱) دکھائی دینے پر بھی مجرم چاہے گا کہ کاش! وہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے اپنے بیٹوں،

وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِۙ ﴿۱۲﴾

(۱۲) اپنی بیوی اور اپنے بھائی،

وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِىْ تُـْٔوِيْهِۙ ﴿۱۳﴾

(۱۳) اور اپنے قریب ترین خاندان کو، جو اسے پناہ دیتا تھا،

وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًاۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِۙ ﴿۱۴﴾

(۱۴) اور روئے زمین کے سب لوگوں کو، فدیہ میں دے دے، پھر یہ اسے نجات دلا دے!

كَلَّاؕ اِنَّهَا لَظٰىۙ ﴿۱۵﴾

(۱۵) ہرگز نہیں!۔ وہ تو آگ کی لپٹ ہوگی،

نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰىۚۖ ﴿۱۶﴾

(۱۶) جو سر کی چمڑی ادھیڑ ڈالیگی،

تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۙ﴿۱۷﴾

(۱۷) پکار پکار کر اپنی طرف بلائے گی، ہر اس شخص کو جس نے (دنیا میں حق بات سن کر) پیٹھ پھیری اور روگردانی (اختیار) کی۔

وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾

(۱۸) اور مال جمع کیا اور سینت سینت کر رکھا۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۙ﴿۱۹﴾

(۱۹) بے شک انسان کو جی کا کچا پیدا کیا گیا ہے۔

اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۙ﴿۲۰﴾

(۲۰) جب اس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو بے صبرا ہو جاتا ہے۔

وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۙ﴿۲۱﴾

(۲۱) اور خیر۔ یعنی مال و دولت۔ حاصل ہوتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے۔

اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۙ﴿۲۲﴾

(۲۲) مگر وہ لوگ (اس عیب سے محفوظ ہیں) جو نمازی ہیں۔

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۙ﴿۲۳﴾

(۲۳) یعنی وہ جو ہمیشہ پابندی سے نماز پڑھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۙ﴿۲۴﴾

(۲۴) اور ان کے اموال میں ایک حصہ مقرر ہے۔

لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۙ﴿۲۵﴾

(۲۵) سائل اور نہ مانگنے والے (محتاج) کا

وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۙ﴿۲۶﴾

(۲۶) اور جو روزِ جزا پر یقین رکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۚ﴿۲۷﴾

(۲۷) اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾

(۲۸) کیونکہ ان کے رب کا عذاب ڈرنے کے لائق ہے! (کسی کو نڈر نہیں ہونا چاہیئے)

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۲۹﴾

(۲۹) اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۳۰﴾

(۳۰) بجز اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے (کہ ان سے استمتاع کرتے ہیں اور ایسی صورت میں) ان پر کچھ ملامت نہیں ہے۔

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۳۱﴾

(۳۱) ہاں جو لوگ ان کے علاوہ (اور کے) طلبگار ہوں، تو وہی حد پار کرنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۳۲﴾

(۳۲) اور وہ جو اپنی امانتوں اور عہد کا پاس کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۙ﴿۳۳﴾

(۳۳) اور جو اپنی گواہیوں (میں سچائی) پر قائم رہتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۚ﴿۳۴﴾

(۳۴) اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔

ع ۱

أُولٰٓئِكَ فِي جَنّٰتٍ مُّكْرَمُونَ ﴿٣٥﴾	(۳۵) یہی وہ لوگ ہیں جو (بہشت کے) باغوں میں عزت سے رہیں گے!
فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ﴿٣٦﴾	(۳۶) پس (اے نبیؐ!) ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے؟ کہ گروہ در گروہ تمہاری طرف دوڑے چلے آ رہے ہیں۔
عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ﴿٣٧﴾	(۳۷) دائیں اور بائیں سے۔
أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿٣٨﴾	(۳۸) کیا، ان میں سے ہر شخص یہ لالچ رکھتا ہے کہ نعمت بھری جنت میں داخل کر لیا جائے گا؟
كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنٰهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾	(۳۹) یہ تو ہونا نہیں۔ ہم نے جس چیز سے ان کو پیدا کیا ہے وہ ان کو معلوم ہے۔
فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ إِنَّا لَقٰدِرُونَ ﴿٤٠﴾	(۴۰) پروردگار عالم شاہد ہے کہ ہم اس بات کی قدرت رکھتے ہیں
عَلٰٓى أَن نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٤١﴾	(۴۱) کہ جیسے لوگ اب ہیں، ہم انہیں بدل کر ان سے اچھی قوم لائیں اور اس کام میں کسی نے بھی ہم پر سبقت حاصل نہ کی ہوگی۔
فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾	(۴۲) انہیں چھوڑ دو! کہ غور و خوض اور لہو و لعب میں پڑے رہیں یہاں تک کہ عذاب کا دن آئے اور اس روز غفلت کا نتیجہ ظاہر ہو جائے۔
يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلٰى نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾	(۴۳) جس روز یہ قبروں سے نکل کر میدانِ حشر کی طرف تیزی سے دوڑے جا رہے ہونگے، جیسے (دوڑ کے) مقررہ نشانوں کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہیں۔
خٰشِعَةً أَبْصٰرُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٤٤﴾	(۴۴) ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی (اور) ان (کے چہروں) پر ذلت چھا رہی ہوگی، یہی وہ دن ہوگا جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

ع ۲ ۸

سورۃ نوح مکی ھے اور اس میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ھیں۔

آیاتها ۲۸ (۷۱) سُورَةُ نُوحٍ مَكِّيَّةٌ (۷۱) رکوعاتها ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلٰى قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١﴾	(۱) ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا (اور حکم دیا) کہ اپنی قوم کے لوگوں کو خبردار کر دے، اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آ نازل ہو۔

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌۙ ﴿۲﴾	(۲) (چنانچہ) اس نے (اپنی قوم سے) کہا: ''اے میری قوم کے لوگو! میں تم کو صاف صاف خبردار کرنے والا (پیغمبر) ہوں،
اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِۙ ﴿۳﴾	(۳) ''کہ تم (ایک) اللہ کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔
يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾	(۴) ''(ایسا کرو گے تو) اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں مقررہ وقت تک مہلت دے گا، بلاشبہ جب اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ وقت آجاتا ہے تو وہ (کسی کے ٹالے) ٹل نہیں سکتا۔ کاش تمہیں اس کا علم ہوتا!
قَالَ رَبِّ اِنِّىْ دَعَوْتُ قَوْمِىْ لَيْلًا وَّنَهَارًاۙ ﴿۵﴾	(۵) حضرت نوحؑ نے (اپنا فرضِ رسالت ادا کرچکنے کے بعد بالآخر) عرض کی، ''خداوندا! میں نے شب و روز دعوتِ حق دی،
فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِىْٓ اِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾	(۶) ''لیکن اس کا الٹا اثر یہ ہوا کہ لوگ مجھ سے دُور بھاگنے لگے۔
وَاِنِّىْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًاۚ ﴿۷﴾	(۷) ''میں نے جب ان کو تیری مغفرت کے لیے پکارا، تو انہوں نے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں، اپنے کپڑوں میں لپٹ گئے (کہ ان تک میری آواز نہ پہنچ سکے۔ آہ!) یہ ناحق شناس قوم ہمیشہ سخت ہٹ دھرمی اور باطل پرستانہ گھمنڈ کا اظہار کرتی رہی!
ثُمَّ اِنِّىْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًاۙ ﴿۸﴾	(۸) (اس پر بھی میں باز نہ آیا)، پھر انہیں پکار پکار کر تیرا پیغام پہنچایا۔
ثُمَّ اِنِّىْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًاۙ ﴿۹﴾	(۹) ''اور اس کے بعد ظاہر و پوشیدہ ہر طرح سمجھایا۔
فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًاۙ ﴿۱۰﴾	(۱۰) میں نے (ان سے) کہا، ''اپنے رب سے گناہ بخشواؤ! بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔
يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًاۙ ﴿۱۱﴾	(۱۱) وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا۔
وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًاؕ ﴿۱۲﴾	(۱۲) اور مال و اولاد سے تمہاری مدد کرے گا، تمہارے لیے باغات پیدا کردے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کردے گا۔
مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًاۚ ﴿۱۳﴾	(۱۳) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لیے کسی وقار و عظمت کی توقع نہیں رکھتے؟
وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾	(۱۴) حالانکہ اس نے تم کو طرح طرح سے بنایا ہے۔

وقف لازم

أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝۱۵
(۱۵) کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح سات آسمان تہ بر تہ بنائے؟

وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝۱۶
(۱۶) اور (آسمانوں میں) خدا (تعالیٰ) نے چاند کو بھی بنایا جو ایک نور ہے، اور سورج کو بھی بنایا کہ ایک روشن مشعل ہے۔

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۝۱۷
(۱۷) اور اللہ تعالیٰ ہی نے تم کو زمین سے اچھی طرح نمودار کیا۔

ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۝۱۸
(۱۸) پھر وہ تمہیں اسی زمین میں لوٹا کر لے جائے گا اور (قیامت کے دن) اسی سے تمہیں نکال کھڑا کریگا۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۝۱۹
(۱۹) اور اللہ تعالیٰ نے زمین کو تمہارے لیے فرش (کی طرح ہموار) بنادیا۔

ع لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝۲۰
(۲۰) تاکہ تم اس کے کھلے راستوں پر چلو پھرو!''

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۝۲۱
(۲۱) (بالآخر) نوحؑ نے عرض کیا، ''خدایا! (بایں ہمہ سعی دعوت واصلاح) ان سرکشوں نے میرا کہنا نہ مانا اور انہی معبودانِ باطل کی غلامی کرتے رہے جنہیں ان کے مال اور ان کی اولاد نے فائدے کی جگہ الٹا نقصان ہی پہنچایا۔

وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۝۲۲
(۲۲) اور ان لوگوں نے بڑے بھاری مکر کیے ہیں۔

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۝۲۳
(۲۳) اور (ایک دوسرے کو) کہا ہے کہ ''اپنے معبودوں کو مت چھوڑو، اور نہ ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو!''

وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۝۲۴
(۲۴) اور انہوں نے (یعنی رئیسوں یا بتوں نے) بہتیروں کو گمراہ کیا ہے اور تو بھی ان ظالموں کو گمراہی کے سوا کسی چیز میں ترقی نہ دے!''

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۝۲۵
(۲۵) (آخر) اپنی ہی خطاؤں کی بنا پر وہ غرق کیے گئے اور آگ میں جھونک دیے گئے۔ پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مدد کرنے والے نہ پائے۔

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝۲۶
(۲۶) اور (نیز) نوحؑ نے کہا ''میرے رب! ان کافروں میں سے کوئی زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ!

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝۲۷
(۲۷) ''اگر تو نے ان کو چھوڑ دیا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے، اور ان کی نسل سے جو بھی ہوگا، وہ بدکار، سخت کافر ہی ہوگا!

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ
(۲۸) ''میرے رب! مجھے، میرے والدین اور جو کوئی ایمان لا کر میرے گھر

بَيْتِىَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾

میں داخل ہو جائے (سب کو بخش دے) اور سب مومن مردوں اور عورتوں کو بھی معاف فرمادے! اور ظالموں کے لیے تباہی کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کر!"

ع ۲ / ۱۰

(۷۲) سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ (۴۰) — اٰیاتھا ۲۸ — رکوعاتھا ۲

سورة الجن مکی ہے اور اس میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ اُوْحِىَ اِلَىَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾

(۱) (اے نبیؐ! ان سے) کہہ دیجئے کہ "میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے (مجھے قرآن پڑھتے) غور سے سنا، پھر (جا کر اپنی قوم کے لوگوں سے) کہا کہ "ہم نے بڑا ہی عجیب (قسم کا) قرآن سنا ہے!

يَّهْدِىْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿۲﴾

(۲) جو راہِ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے، سو ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور (اب) ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کے ساتھ شریک نہیں کریں گے۔"

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿۳﴾

(۳) اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے، اس نے نہ تو کسی کو اپنی بیوی بنایا اور نہ ہی اولاد (رکھتا ہے)!"

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾

(۴) اور یہ کہ "ہم میں کچھ نادان لوگ، اللہ تعالیٰ کے بارے میں ناحق باتیں کہتے رہے ہیں"!

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۵﴾

(۵) اور یہ کہ "ہم تو سمجھتے تھے کہ انسان اور جنّ (کوئی بھی) خدا پر جھوٹ نہیں بول سکتے۔"

وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ﴿۶﴾

(۶) اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنّوں میں سے کچھ گروہوں کی پناہ پکڑا کرتے تھے، اس طرح انہوں نے (جنّوں کو) اور بھی زیادہ مغرور بنا دیا!"

وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ﴿۷﴾

(۷) اور یہ کہ انسانوں نے بھی وہی گمان کیا جیسا کہ تمہارا گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بھی (پیغمبر بنا کر) نہ بھیجے گا۔"

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ﴿۸﴾

(۸) اور یہ کہ "ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو دیکھا کہ وہ سخت پہرہ داروں اور انگاروں سے بھر دیا گیا ہے!"

وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ

(۹) اور یہ کہ "پہلے تو ہم سننے کے لیے آسمان کے ٹھکانوں میں (جا) بیٹھا کرتے

فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۟ۙ	تھے، مگر اب جو (چوری چھپے) سننے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اپنے لیے گھات میں لگا ہوا ایک انگارہ شہابِ ثاقب پاتا ہے۔''
وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۟ۙ	(۱۰) اور یہ کہ ''ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ آیا زمین والوں کے ساتھ کوئی برا معاملہ کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کا رب انہیں راہِ راست دکھانا چاہتا ہے؟''
وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ۟ۙ	(۱۱) اور یہ کہ ''ہم میں سے کچھ لوگ صالح ہیں اور کچھ اس سے کم تر لوگ ہیں (غرض) ہم مختلف فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں!''
وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۟ۙ	(۱۲) اور یہ کہ ''ہم نے سمجھ لیا ہے کہ ہم نہ تو زمین میں (رہ کر) اللہ تعالیٰ کو عاجز کر سکتے ہیں اور نہ بھاگ کر اسے ہرا سکتے ہیں!''
وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۟ۙ	(۱۳) اور یہ کہ ''جب ہم نے ہدایت کی بات سنی تو اس پر ایمان لے آئے۔۔ اب جو بھی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا تو اسے کسی قسم کی حق تلفی اور نہ ہی ظلم کا خوف ہوگا!''
وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۟	(۱۴) اور یہ کہ ''ہم میں سے کچھ مسلمان (فرمانبردار) اور کچھ سرتابی کرنے والے ہیں، تو جنہوں نے (اسلام میں) فرمانبرداری کی راہ اختیار کی، انہوں نے نجات کی راہ تلاش کرلی۔
وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۟ۙ	(۱۵) لیکن جو سرتاب و نافرمان ہوگئے تو وہ دوزخ کا ایندھن بننے والے ہیں!''
وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَي الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّاۗءً غَدَقًا ۟ۙ	(۱۶) اور (میرے پاس یہ بھی وحی بھیجی گئی ہے کہ) ''اگر لوگ سیدھی راہ پر قائم ہوجاتے تو ہم ان کو وافر پانی سے خوب سیراب کرتے۔
لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۟ۙ	(۱۷) تاکہ ہم اس (احسان سے) ان کو پرکھیں۔ اور جو شخص اپنے پروردگار کی یاد سے روگردانی کرے گا تو (خدا تعالیٰ) اس کو ناقابلِ برداشت عذاب میں داخل کرے گا!''
وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۟ۙ	(۱۸) اور یہ کہ ''مسجدیں صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، پس ان میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی بندگی نہ کرو!
وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا	(۱۹) اور جب خدا کا بندۂ مخلص (حضرت داعی اسلام) اللہ تعالیٰ کی عبادت کے

ع ۱ ۱۱

يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾

لیے کھڑا ہوتا ہے، تو لوگ اس کے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں اور اسطرح نزدیک آ کر دیکھتے ہیں گویا قریب ہے کہ لپٹ پڑیں گے۔

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾

(۲۰) (اے نبیؐ! ان سے) کہیئے کہ "میں تو صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا!"

قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾

(۲۱) (اے پیغمبرؐ، ان لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ "میں تمہارے لیے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ ہی بھلائی (راہِ راست) پر لانے کا"

قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾

(۲۲) (اے پیغمبرؐ، ان سے) کہیے کہ "مجھے نہ تو اللہ تعالیٰ (کے غضب) سے کوئی بچا سکتا ہے اور نہ میرے لیے اس کے سوا کوئی جائے پناہ ہے۔

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾

(۲۳) میرا بچاؤ تو صرف اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام لوگوں تک پہنچادوں۔ اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا، اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔

حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾

(۲۴) (یہ لوگ ماننے والے نہیں) تاوقتیکہ اس (عذاب) کو نہ دیکھ لیں جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ تو (اس وقت) انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور کون گنتی میں کم ہے؟"

قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ﴿۲۵﴾

(۲۵) (اے پیغمبرؐ! ان سے) کہیے کہ "میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے، وہ قریب ہے یا میرا رب اس کے لیے ایک مدت مقرر فرماتا ہے؟

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾

(۲۶) وہی عالم الغیب ہے، وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں فرماتا!

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾

(۲۷) ہاں جسے وہ رسول کی حیثیت سے پسند فرمالے تو اس کے آگے اور پیچھے (فرشتوں کا) پہرہ لگا دیتا ہے۔

لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾

(۲۸) تا کہ معلوم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے۔ اور وہ جو کچھ ان کے پاس ہے، اس کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور اس نے ایک ایک چیز کو گن رکھا ہے"!

ع ۲ ۱۲

(٧٣) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ (٣)

سورۃ المزمل مکی ہے اور اس میں بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾
(۱) اے کپڑے میں لپٹنے والے،

قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۲﴾
(۲) رات (کے وقت نماز) میں کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی رات (آرام کرلیا کرو)!

نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ﴿۳﴾
(۳) یعنی آدھی رات یا اس سے کچھ کم

اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۭ﴿۴﴾
(۴) یا اس سے کچھ زیادہ اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔

اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾
(۵) ہم تم پر ایک بھاری کلام (قرآنِ مجید) نازل کرنے والے ہیں۔

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۭ﴿۶﴾
(۶) بے شک رات کو اٹھنا (نفس کو) خوب روندتا ہے اور بات زیادہ سیدھی نکلتی ہے۔

اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۭ﴿۷﴾
(۷) دن کے اوقات میں تو تمہارے لیے بہت مصروفیات ہیں۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۭ﴿۸﴾
(۸) اپنے پروردگار کا ذکر کرو اور سب کی طرف سے آنکھیں بند کر کے صرف اسی کے ہو جاؤ۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿۹﴾
(۹) وہ پروردگار کہ تمام عالم میں اسی کی ربوبیت کارفرما ہے اور اس کے سوا کارسازِ عالم اور کوئی نہیں۔ (سو جب ایسا کارساز تمہارے ساتھ ہے تو تم اور کسی کی طرف کیوں نظر اٹھاؤ؟) بس اسی کو اپنا کارساز یقین کرو!

وَاصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿۱۰﴾
(۱۰) (رہا منکرینِ حق کا ظلم، ان کا کبرِ باطل اور باطل پرست کامیابیوں کے دعوے اور اعلانات، سو) چاہیے کہ ان پر صبر کرو۔ سرِ دست بغیر کسی سختی کے ان سے الگ ہو جاؤ!

وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿۱۱﴾
(۱۱) اور مجھے انہیں ان کے حال پر زیادہ نہیں تو تھوڑے دنوں کے لیے چھوڑ دو۔ (پھر دیکھو کہ) حق کے یہ جھٹلانے والے، جو طرح طرح کی خوشحالیوں اور دنیوی عزتوں میں (اپنے تئیں پا کر بڑے ہی متکبر اور مغرور ہو گئے ہیں، بالآخر) کیسا

نتیجہ پاتے ہیں۔

إِنَّ لَدَيْنَآ أَنكَالًا وَجَحِيمًا ﴿۱۲﴾

(۱۲) ہمارے پاس (اگر ان کے لیے مہلت تھی تو اب) ان کے جکڑنے کے لیے بیڑیاں اور (ان کی عقوبت کے لیے) آگ بھی ہے۔

وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ﴿۱۳﴾

(۱۳) اور حلق سے نیچے نہ اترنے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ
الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ﴿۱۴﴾

(۱۴) یہ عذاب اس دن ہوگا جبکہ زمین اور پہاڑ لرز اٹھیں گے اور پہاڑ پھسلنے والے ریت کے تودوں کی طرح ہو جائیں گے۔

إِنَّآ أَرْسَلْنَآ إِلَيْكُمْ رَسُولًا ۥ شَاهِدًا
عَلَيْكُمْ كَمَآ أَرْسَلْنَآ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ﴿۱۵﴾

(۱۵) ہم نے تمہاری جانب ایک رسول بھیجا، تمہارے آگے حق کی شہادت دینے والا، جس طرح فرعون کی جانب ہم نے ایک رسول بھیجا تھا۔

فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ
أَخْذًا وَبِيلًا ﴿۱۶﴾

(۱۶) سو فرعون نے ہمارے رسول کی نافرمانی کی، سو ہمارے غضب نے اسے بڑا ہی سخت پکڑا (اور اس کا سارا گھمنڈ اور غرور، باطل اور بیکار ہو گیا)

فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ
الْوِلْدَانَ شِيبًا ﴿۱۷﴾

(۱۷) پھر (اے منکرینِ اسلام! اگر تم بھی اسی طرح نافرمانی کرو گے تو) اس دن کی مصیبت سے کیسے بچ سکو گے جس کی سختی بچوں کو مارے غم کے بوڑھا کر دے گی؟

السَّمَآءُ مُنفَطِرٌۢ بِهِۦ ۚ كَانَ وَعْدُهُۥ مَفْعُولًا ﴿۱۸﴾

(۱۸) اس دن آسمان پھٹ جائے گا اور اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔

إِنَّ هَٰذِهِۦ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَآءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ
رَبِّهِۦ سَبِيلًا ﴿۱۹﴾ ع ۱۹ / ۱۴

(۱۹) یہ قرآن نصیحت ہے، پھر جو کوئی چاہے اس پر عمل پیرا ہو کر پروردگار کی طرف راستہ پیدا کرے۔

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن
ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهُۥ وَثُلُثَهُۥ وَطَآئِفَةٌ
مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ
وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ
عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْءَانِ ۚ
عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ
وَءَاخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِى الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ

(۲۰) (اے پیغمبر!) تمہارا پروردگار واقف ہے کہ تم راتوں کو اللہ کی یاد اور ذکر کے لیے جاگتے ہو، کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی، اور ایک جماعت تمہارے ساتھیوں کی (اس شب بیدارانہ عبادت میں) تمہارے ساتھ شریک ہوتی ہے۔ رات اور دن کے تمام (اشغال و اعمال) کا اللہ تعالیٰ ہی اندازہ کر سکتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ تم (بوجہ انہماکِ عبادت اور کمال محویت و خود فراموشی) وقت کو محفوظ نہیں کر سکتے، اس لیے اس نے تمہارے حال پر ارادۂ لطف و کرم کیا (اور وقت کی قید اٹھا دی) پس اب جس قدر بھی آسانی سے قرآن پڑھ سکتے ہو، پڑھ

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا
اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا
لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ
خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾ ع ٢ ١٤

لیا کرو، اسے یہ بھی معلوم ہے کہ تم میں سے بعض آدمی بیمار پڑیں گے، بعض تلاش معاش وتجارت کے سلسلے میں سیر وسیاحت کر رہے ہوں گے۔ بعض خدا کی راہ میں دشمنانِ اسلام سے لڑتے ہوں گے۔ بہرحال ایسی صورت میں اب یہی حکم ہے کہ شب کو جس قدر (تہجد کی نماز میں) قرآن باآسانی پڑھا جاسکتا ہے، پڑھو (اور اپنے جسم پر بہت زیادہ بار نہ ڈالو!) اور نماز قائم کرو اور زکواۃ ادا کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ کو ''قرضِ حسن'' دیتے رہو۔ اور جو بھلائی بھی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے بھلائی اور اجر میں بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں پاؤ گے، اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو، بیشک اللہ تعالیٰ غفور ورحیم ہے!

اٰیاتها ٥٦ ﴿٧٤﴾ سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ ﴿٤﴾ رکوعاتها ٢

سورۃ المدثر مکی ہے اور اس میں چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿١﴾
(١) اے چادر اوڑھ کر سونے والے!

قُمْ فَاَنْذِرْ ۽﴿٢﴾
(٢) اٹھ! پھر لوگوں کو ڈرا،

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۽﴿٣﴾
(٣) اپنے خدا کی تکبیر کہہ

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۽﴿٤﴾
(٤) اپنے کپڑوں کو پاک کر

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۽﴿٥﴾
(٥) اور بتوں سے دوری اختیار کر۔

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۽﴿٦﴾
(٦) اور زیادہ حاصل کرنے کے لیے (کسی کے ساتھ) احسان نہ کر۔

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۭ﴿٧﴾
(٧) اور اپنے رب (کی رضاجوئی) کے لیے (تکالیف) برداشت کر۔

فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۙ﴿٨﴾
(٨) پھر جب صور میں پھونکا جائے گا،

فَذٰلِكَ يَوْمَىِٕذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۙ﴿٩﴾
(٩) پس وہی دن ہے کہ بڑی ہی سختی اور مشکل کا دن ہوگا۔

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿١٠﴾
(١٠) جس میں منکریں کو کسی راہ، کسی شکل میں بھی آسانی کی صورت نظر نہ آئے گی،

ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۙ﴿١١﴾
(١١) تم مجھے اور اس شخص کو چھوڑ دو، جسے میں نے اکیلا پیدا کیا۔

وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾	(۱۲) اور (پھر) اسے بہت سامال دیا
وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾	(۱۳) اور سامنے موجود رہنے والے بیٹے دیے۔
وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ﴿۱۴﴾	(۱۴) اور ہر طرح کا سامان اس کے لیے مہیا کر دیا۔
ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ﴿۱۵﴾	(۱۵) پھر (اس پر بھی) وہ طمع رکھتا ہے کہ اسے اور زیادہ دوں،
كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ﴿۱۶﴾	(۱۶) ہرگز نہیں! وہ ہماری آیتوں سے بغض و عناد رکھتا ہے۔
سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾	(۱۷) میں اسے سخت چڑھائی پر چڑھواؤں گا۔
اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾	(۱۸) اس نے سوچا اور اندازہ کیا۔
فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾	(۱۹) تو اس کو (خدا کی) مار! کہ اس نے کیسی اٹکل دوڑائی؟
ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾	(۲۰) پھر اس پر (خدا کی) مار! کہ اس نے کیسی اٹکل دوڑائی؟
ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾	(۲۱) پھر (تجھ پر) نگاہ ڈالی۔
ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾	(۲۲) پھر تیوری چڑھائی اور خوب منہ بنایا۔
ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾	(۲۳) پھر پیٹھ پھیری اور تکبر میں پڑ گیا۔
فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾	(۲۴) اور کہنے لگا "یہ قرآن کچھ نہیں مگر (ایک قسم کا) جادو ہے جو (پہلوں سے) نقل ہوتا چلا آرہا ہے۔
اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾	(۲۵) یقیناً یہ تو کسی بشر کا کلام ہے!"
سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾	(۲۶) میں عنقریب اسے دوزخ میں جھونک دوں گا۔
وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾	(۲۷) اور تم کیا جانو کہ وہ دوزخ ہے کیا چیز؟
لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾	(۲۸) نہ وہ (کسی پر) ترس کھاتی ہے اور نہ چھوڑتی ہے۔
لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾	(۲۹) آدمیوں کو جلا (کر خاکستر کر) دینے والی ہے۔
عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾	(۳۰) اس پر انیس (فرشتے نگہبان) مقرر ہیں۔
وَمَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ	(۳۱) اور ہم نے دوزخ کے داروغے فرشتے ہی بنائے ہیں اور ان کی تعداد (انیس) کو، کافروں کے لیے آزمائش بنا دیا ہے تا کہ اہلِ کتاب کو یقین آجائے

لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ
فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ
اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ
يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ
رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِىَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ ع ۱/۲۱ ۱۵

اور ایمان والوں کا ایمان بڑھ جائے۔ اور اہل کتاب اور مومنین کو (قرآنِ مجید کی صداقت میں کسی قسم کا) شبہ نہ رہے۔ اور جن کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے، اور کفار، یہ کہیں کہ ایسی باتوں کے بیان کرنے سے اللہ کو کیا غرض ہے؟۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخش دیتا ہے۔ اور تمہارا پروردگار (اس کارزارِ ہستی کی کارفرمائیوں کے لیے) جو فوجیں رکھتا ہے، ان کا حال اس کے سوا کون جانتا ہے؟ اور یہ (دوزخ کا ذکر) تو صرف انسانوں کی نصیحت کے لیے ہے۔

كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾
(۳۲) سچ کہتا ہوں، اور قسم ہے چاند کی،

وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾
(۳۳) پس قسم ہے رات (انتظار) کی جب وہ ختم ہونے لگے،

وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾
(۳۴) اور صبحِ (نتائج) کی جب وہ روشن ہو جائے،

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾
(۳۵) کہ دنیا کے عظیم الشان واقعات میں سے یہ ایک واقعہ ہے۔

نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾
(۳۶) (اور آنے والے نتائج و حوادث سے) انسان کو ڈرانے والا ہے۔

لِمَنْ شَاۗءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾
(۳۷) البتہ یہ (انداز و تخویف) انہی کے لیے ہے (جو تم میں سے نظرِ عبرت رکھتے ہیں اور جن کا دماغ فہم و تدبر کے لیے متحرک رہتا ہے یعنی) جو تم میں سے آگے بڑھنا یا پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں (ایک ہی خیال پر منجمد نہیں پتھر کی طرح)

كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾ مع ۱۶ عِنْدَ المتقدمین ۱۲
(۳۸) ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے۔

اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾
(۳۹) مگر داہنے ہاتھ والے۔

فِيْ جَنّٰتٍ ڜ يَتَسَاۗءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾
عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾
(۴۰-۴۱) جو جنت میں ہوں گے۔ ایک دوسرے سے مجرموں کے بارے میں دریافت کر رہے ہوں گے،

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾
(۴۲) (پھر گناہگاروں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھیں گے) ''تمہیں کون سی چیز دوزخ میں لے گئی؟''

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾
(۴۳) وہ کہیں گے، ''ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے۔

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾
(۴۴) ''اور نہ مسکین کو کھانا کھلاتے تھے۔

وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ
(۴۵) ''اور بیہودہ بکنے والوں کے ساتھ ہم بھی بکواس کرتے تھے۔

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ
(۴۶) ''اور ہم روزِ جزا کو جھوٹ قرار دیتے تھے۔

حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ
(۴۷) ''حتیٰ کہ ہم پر موت آ پہنچی''!

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ
(۴۸) تو اس وقت سفارش کرنے والوں کی سفارش بھی ان کو کچھ فائدہ نہ دے گی۔

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ
(۴۹) ان کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اس نصیحت سے روگردانی کر رہے ہیں؟

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ
(۵۰) گویا یہ جنگلی گدھے ہیں،

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ
(۵۱) جو شیر سے (ڈر کر) بھاگ پڑے ہیں۔

بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً
(۵۲) بلکہ ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ اسے کھلے صحیفے دیئے جائیں!

كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ
(۵۳) ہرگز نہیں، بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) یہ لوگ آخرت سے نہیں ڈرتے۔

كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ
(۵۴) کوئی نہیں، یہ تو ایک نصیحت ہے۔

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ
(۵۵) پھر جس کا جی چاہے اسے مان لے۔

وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ع ٢ ١٦
(۵۶) اور یہ نہیں مانیں گے مگر یہ کہ اللہ کی یہی مشیت ہو۔ اس کی شان یہ ہے کہ اس سے ڈرا جائے، اور اس کی شان کے لائق ہے کہ وہ (ڈرنے والوں کو) بخش دے!

اٰياتها ٤٠ (٧٥) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ (٣١) ركوعاتها ٢

سورة القیامة مکی ہے اور اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ
(۱) میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی،

وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ
(۲) اور اس پاک روح کی قسم جو (گناہ کرنے کے بعد) انسان کو بہت ملامت کرتی ہے،

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ
(۳) کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہم (اس کے مرنے کے بعد) اس کی ہڈیاں جمع نہ کر سکیں گے؟

بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ
(۴) کیوں نہیں؟ ہم تو اس کی انگلیوں کی پور پور درست کر دینے پر قادر ہیں۔